رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۴۳ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — Regd. No. L. 5254

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور (پاکستان)

یوم چہارشنبہ — فی پرچہ ۱ آنہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۲ روپے — ششماہی ۱۱ — سہ ماہی ۶ — ماہوار ۲/۸

۱۶ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ — ۵ شہادت ۱۳۲۹ ہش — ۵ اپریل ۱۹۵۰ء — نمبر ۸۰

تفرقہ انگیزی قومی زندگی کیلئے ہلاکت کا موجب ہے (صادق حسین)

لاہور ۴ اپریل — اسٹاف رپورٹر سے

گورنر پنجاب کے مشیر خزانہ آنریبل شیخ صادق حسن نے آج شام ایک پریس کانفرنس میں متعدد اہم مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرقہ داری اور صوبائی تعصب کی شدید مذمت کی۔ اور کہا فرقہ داری کی بنا پر ایک دوسرے کے خلاف منافرت پھیلانا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ مسلمانوں پر جب بھی تباہی آئی فرقہ پرستی اور باہمی نفاق کی بدولت ہی آئی ہے۔ اسپین۔ بغداد۔ بلقان اور جنوب مشرقی روس میں مسلمانوں کو جس ہولناک تباہی سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کی تمام تر وجہ تفرقہ انگیزی ہی تھی سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگوں کو وقت اور صورت حال کی نزاکت کا صحیح احساس نہیں ہے۔ اگر ہم باہمی اختلافات کو ہوا دیں گے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر دست و گریبان ہوتے رہیں گے۔ تو یہ چیز بالخصوص موجودہ نازک وقت میں ہمارے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوگی

تفرقہ انگیزی کی مضرت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے ایک پبلک جلسے کا بھی ذکر کیا۔ جو گزشتہ دنوں تبلیغ کے نام پر منعقد کیا گیا تھا اور جس میں آپ نے احمدیوں کے خلاف اشتعال پھیلانے والوں کو متنبہ کیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف منافرت پھیلا کر اسلام یا پاکستان کی کوئی خدمت سرانجام نہیں دے رہے ہیں۔ اور یہ کہ حکومت انہیں کسی فرقے یا جماعت کے خلاف تشدد استعمال کرنے نہیں دے گی۔ بعد

واقعہ کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر آج اس چیز کی اجازت دے دی جائے۔ تو پھر یہ چیز کبھی ختم نہ ہوگی۔ کل شیعہ سنی جھگڑا سر اٹھائے گا۔ پرسوں پنجابی اور بنگالی کا فتنہ کھڑا ہوگا۔ اور پاکستان گروپوں اور علاقوں میں بٹ کر رہ جائے گا۔ ہمیں ہر ممکن کوشش سے کام لے کر اختلافات کو مٹانا چاہیئے۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ قومی اتحاد پر آنچ نہ آنے پائے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل شیخ صاحب نے بتایا کہ انہوں نے مرکزی حکومت کی رکنیت کی کوشش صرف صوبے کی خدمت کے لئے کی تھی۔ تاکہ وہ لاہور میں امپورٹ لائسنس کا دفتر قائم کرا سکیں۔ بدیشی مصنوعات کا مقابلہ کرنے کے لئے کسٹم ڈیوٹی کا فیصلہ کرا سکیں اور دیگر امور کی تحریک کریں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا میں پنجاب مسلم لیگ کونسل کے مطالبہ پر ہر وقت موجودہ منصب سے مستعفی ہونے کو تیار ہوں لیکن مرکزی اسمبلی کی رکنیت سے نہیں

آپ نے آخر میں مرکز اور صوبوں کے باہمی تعاون پر زور دیا:

صنعتی ترقیات کی کارپوریشن

کراچی ۴ اپریل۔ آج پارلیمنٹ نے صنعتی ترقیات کی کارپوریشن کے بل کی منظوری دیدی۔ اس کے ذریعہ پٹ سن۔ انجینیئرنگ کاغذ سازی اور بھاری کیمیاوی اشیا وغیرہ کی صنعتوں کو فروغ دیا جائیگا۔ اس کارپوریشن کا منظور شدہ سرمایہ ایک کروڑ ہوگا۔ جسکا ہر حصہ ایک ایک لاکھ روپے کا ہوگا۔

زمینداروں اور کاشتکاروں کے حقوق و فرائض کے تعین کے لئے سندھ اسمبلی نے لگانداری کا بل پاس کر دیا

کراچی ۴ اپریل۔ آج سندھ مجلس قانون ساز نے لگانداری کے بل کی منظوری دے دی۔ یاد رہے کہ کل سندھ کے وزیر زراعت میر غلام علی تالپور نے اس سلسلے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی تھی۔ اس بل کی رو سے زمینداروں اور کاشتکاروں کے حقوق و فرائض میں یکسانیت پیدا کر دی گئی ہے اس کے رو سے بیگار کی کامل ممانعت کر دی گئی ہے: وہ زمینیں جو نہروں کے پانی سے سیراب ہوتی ہیں۔ ان کی پیداوار سے کاشتکاروں کو نصف حصہ ملا کرے گا۔ کنوؤں کے پانی سے سیراب ہونے والی زمینوں سے پیداوار کا دو تہائی اور نہروں اور کنوؤں کے مشترکہ پانی سے سیراب ہونے والی زمینوں کی پیداوار سے ۳/۵ حصہ ملا کرے گا۔ ان کاشتکاروں کو جن کو ان زمینوں پر کام کرتے ہوئے تین سال گزر چکے ہیں۔ آج اس بل کی منظوری کے بعد حکومت سندھ کے وزیر اعظم مسٹر یوسف ہارون نے کہا مجھے فخر ہے کہ میری پارٹی باوجود زمیندار پارٹی ہونے کے زرعی اصلاحات کے سلسلے میں ان وعدوں کے اقدامات کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ جو اس نے اپنے عوام سے کئے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ بل مسلم لیگ کی سفارشات کے عین مطابق تیار کیا گیا ہے۔

اخبار احمدیہ

— لاہور ۴ اپریل۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

— لاہور ۴ اپریل۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

ولادت

یہ خبر جماعت میں دلی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مکرم میاں عباس احمد خان صاحب وکیل التجارت کو اللہ تعالیٰ نے ۳ اپریل کی رات کو اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نواب میاں عبداللہ خان صاحب کا پوتا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نواسہ ہے — ہم جماعت کی طرف سے دلی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسلام کا درخشندہ ستارہ بنائے۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ کے لئے ضروری اعلان

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اطلاع دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مجلس شوریٰ میں لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لئے نامزد فرمایا ہے۔ مجالس لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے کہ اپنی مقامی جماعت سے (اگر انہیں ایجنڈا موصول نہ ہوا ہو) ایجنڈا حاصل کریں۔ اور ممبرات تک اپنی آراء محترم جناب سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ربوہ پہنچا دیں۔ تاکہ بروقت ان کی آراء مجلس شوریٰ میں پیش ہو سکیں۔

لیاقت نہرو بات چیت

کراچی ۴ اپریل۔ آج نئی دہلی میں دونوں حکومتوں کے وزرائے اعظم کی بات چیت پھر جاری رہی۔ یہ بات چیت ۳½ بجے شروع ہوئی اور دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ دونوں حکومتوں کے سیکرٹریوں کے درمیان گفتگو بھی جاری رہی۔ آج پاکستان کی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی نے وزیر اعظم پاکستان کو ایک تار دیا ہے۔ جس میں آپ کی جدوجہد کی کامیابی کی دعا مانگی گئی ہے۔ اسی طرح دنیا کے اخبارات خاصکر ڈیلی ٹیلیگراف نیویارک ٹائمز اور نیوز کرانیکل نے بھی اسی قسم کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

مختصر — لیکن — اہم

— نیویارک ۴ اپریل۔ امریکہ کے جریدہ نیویارک ٹائمز کی ایک خبر کے مطابق آسٹریلیا کی عدالت عالیہ کے ایک جج کو کشمیر میں مصالحت کنندہ لگایا جائیگا

— بمبئی۔ آج بمبئی میں ہندو مہاسبھا کے چند اکابر کی گرفتاریاں ہوئیں۔ مسٹر ساورکر مسٹر بھوپٹکر اور ایڈیٹر (اخبارات) گرفتار کر لیئے گئے

— کراچی ۴ اپریل۔ آج پارلیمان پاکستان میں سوالوں کے وقت ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر تجارت نے بتایا کہ پاکستان نے بعض جہاز ران کمپنیوں سے مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان روزانہ سروس کا انتظام کر لیا ہے

— لکھنؤ ۴ اپریل۔ کل رات لکھنؤ میں دو جگہ آگ لگائی گئی۔ اور ایک چھرا گھونپنے کی واردات ہوئی۔ لکھنؤ کے چار کاروباری مرکز محلوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس لمن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۵ اپریل سنہ ۵۰ء

آخر اسلام کے کوئی حدود ہیں بھی؟

ایک صاحب نے جو مختلف ناموں سے اور مختلف عنوانوں سے "اشتراکیت فی الاسلام" کے موضوع پر مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ اب پھر "آفاق" میں ایک اسی قسم کا مضمون "زمین کی شخصی اور قومی ملکیت" کے زیر عنوان شائع کیا ہے۔ ان صاحب کا طریق کار بعینہ ان لوگوں کی طرح ہے۔ جو مسلمانوں کو ڈراتے رہتے ہیں۔ کہ اگر کمیونزم کے اصولوں کو اپنا نہ لیا گیا۔ تو کمیونزم آجائیگا۔ یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے چند ایسے فقرے جن کو ملکیت زمین سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ دُہرا دیتے ہیں۔ اور پھر لفاظی سے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ اصل مبحث تو نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پڑھنے والے اشتراکی اصولوں کو عین اسلام سمجھ کر قبول کرلیں۔

آخر جب نہ قرآن کریم سے نہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہ آثار صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اور نہ ائمہ دین رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال سے یا اعمال سے وہ باتیں ثابت ہو سکتی ہیں۔ جو وہ اسلام میں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ "تغیر و تبدل حالات" کی غیر معین اصطلاح سے قرآن۔ حدیث۔ آثار و روایات کو بیک جنبش قلم منسوخ قرار دے دیتے ہیں۔ یا ان کو ایسے خیالی معنے پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو کمیونزم کی الکتاب کے مطابق ہوں۔

اگر اس طرح بھی کام نہ چلے۔ تو علمائے اسلام اور پیشوایانِ مذہب پر الزام تراشی کرتے ہیں۔ اور آپ ہی کوئی بات کہہ کر ان کے ذمہ لگا دیتے ہیں۔ اور اس پر جرح و قدح کرتے کرتے بیچارے علماء اور مذہبی پیشواؤں کو گالیاں بھی سنا دیتے ہیں۔ ہم یہاں اسکی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک طریق یہ ہے۔ جو زراعت ہی میں قابل عمل ہے۔ کہ حکومت بڑی بڑی زمین والوں کو ان کے مالکوں سے معقول قیمت پر خریدلے پھر انہیں معقول رقبوں کی صورت میں بعض شرائط پر کاشت کریں۔ اور اپنے اپنے رقبے کے مالک ہوں۔"

اگر یہ اصول اسلامی اصولوں کے مطابق ہے۔ تو اب ان صاحب کو چاہیے تو یہ تھا۔ کہ اپنے اس اصول کے لئے کوئی آیت۔ کوئی حدیث۔ کوئی روایت عملی یا قولی تاریخ اسلام سے پیش کرتے۔ لیکن چونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ اس طرف سے انہیں کامل مایوسی ہوگی۔ اس لئے آپ نے جھٹ یہ الزام لگا دیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"ذاتی ملکیت کے علمبردار اس کو چھین چھین کر بانٹنا کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ صریح تلبیس ہے کیونکہ معقول قیمت پر خریدنے اور چھیننے میں بڑا فرق ہے۔ یہ الزام کمیونزم پر بھی وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ چھینتا ضرور ہے۔ لیکن بانٹتا نہیں"

آپ کے مار استدلال کا ڈنگ لفظ "صریح تلبیس" میں ہے۔ اگر اس کو نکال کر الگ کر دیا جائے تو محض "رسی" بن کر رہ جائے گا۔ پہلے تو یہ بتایا جائے کہ کہاں اور کس نے اس چیز کو "چھین چھین کر بانٹنا" کہا ہے۔ پھر ہم آپ کے اسی مقالہ سے مندرجہ ذیل حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوگا۔ کہ (اول) دروغگو را حافظہ نباشد (دوم) آپ نے یہاں جو معاوضہ دے کر بڑے بڑے زمینداروں سے زمین خرید کر کاشتکاروں کو دینا کہا ہے۔ یہ محض فریب ہے۔ اصل میں آپ کا مطلب یہی ہے۔ کہ بڑے بڑے زمینداروں سے مفت زمین چھین کر کاشتکاروں کو بانٹ دی جائے۔ یا حکومت اپنے طور پر کاشت کرائے۔ جو صرف کمیونزم کا اصول ہے اسلام کا نہیں۔ چند ہی سطور آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کی نمائندہ حکومت کو بڑے زمینداروں کے سامنے مسلوب الاختیار ثابت کرنے کے لئے یہ "جانشینان" خلفائے راشدین ایسی دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ کہ ان کی ساری تفسیر التباس بالائے التباس معلوم ہوتی ہے۔ قرآن میں خطاب تو کافۃ الناس سے ہے لیکن یہ مفسرین کرام اس میں سے سوسائٹی کے مترفین و مسرفین یعنی لینڈ لارڈ ازم کے افراط اموال کے لئے "توفیق" کیسے نکال لیتے ہیں۔ مثلاً ایک کتاب میں رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں زمین خریدنے کا ذکر ہے اس واقعہ کو حکومت اسلامی کی بے اختیاری کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس وقت رسول اللہ صلعم مدینے میں مہاجر تھے۔ نہ کہ حکمران۔"

ان صاحب کے طریق کار کا ذرا اندازہ کیجئے۔ پہلے تو آپ خود ہی ایک اصول گھڑتے ہیں۔ کہ معاوضہ دیکر زمینیں حکومت لے سکتی ہے۔ اور ان کو کاشتکاروں میں تقسیم کر سکتی ہے۔ جو ان کی ملکیت ہوگی۔ اور "صریح تلبیس" کا الزام لگا کر علماء کو کوسنے لگتے ہیں۔ کہ وہ اسکو زمین چھین کر بانٹنا کہتے ہیں۔ لیکن جب علماء کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیمت دے کر زمین لی تھی۔ تو اسی گالی کو اور بھی تیز رنگ دیکر "التباس بالائے التباس" فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ قیمت تو مہاجر ہونے کی وجہ سے دی گئی تھی۔ ورنہ اگر حکمرانی ہوتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیمت بھی ادا نہ کرتے۔ یعنی حکومت تو مفت چھین سکتی ہے۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ نہیں چھین سکتی۔ تو وہ "عامۃ الناس" کے خطاب کو ہی نہیں سمجھتا۔ اور مسلمانوں کی نمائندہ حکومت کو مسلوب الاختیار ثابت کرتا ہے۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن ہمارے علماء کی عجیب شامت آئی ہے۔ کہ اگر وہ کہیں کہ زمینداروں سے مفت زمین چھین چھین کر تقسیم کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ "صریح تلبیس" ہے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ حکومت قیمت دے کر بڑی بڑی زمینداریاں خرید لے اور ان کو کاشتکاروں کو بانٹ دے۔ جس کے وہ مالک ہو جائیں گے لیکن جب علماء کہتے ہیں۔ کہ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی بغیر قیمت کے زمین نہیں لی تھی۔ تو فرماتے ہیں۔ یہ تو جب کی بات ہے۔ کہ آپ حکمران نہیں تھے۔ صرف مہاجر تھے۔ وگرنہ اگر حکمران ہوتے تو مفت لے لیتے۔

خدا کے لئے غور فرمایا جائے۔ کہ ان باتوں میں عقلمندی کا شائبہ بھی ہے؟ یہ تو وہی بات ہے کہ چت بھی میری اور پٹ بھی میری۔ پھر اگر مقالہ نویس صاحب کو اسلام کا ذرا بھی پاس ہوتا تو وہ اس تضاد کو محسوس نہ کرتے ہوئے بھی آخر میں اتنا تو ثابت کر دیتے۔ کہ علماء نے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جو مثال پیش کی ہے۔ وہ ان ایام کی ہے۔ جب آپ نرے مہاجر تھے۔ لیکن جب آپ حکمران ہو گئے۔ اور اسلامی حکومت کے صدر بن گئے۔ تو آپؐ نے فلاں فلاں وقت فلاں فلاں بڑے زمیندار کی زمین بلا معاوضہ اسلامی حکومت کے نام بالجبر لے لی تھی۔ اور اسکو مختلف کاشتکاروں کے حوالے کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ آپ کے پاس ایسی کوئی مثال پیش کرنے کو نہیں ہے۔ اس واسطے ایسے فقروں سے کام لیتے ہیں۔

"قرآن میں خطاب تو عامۃ الناس سے ہے"

معلوم نہیں اس فقرے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بڑے بڑے زمینداروں سے زمین خرید کر کاشتکاروں کو دے دی جائے۔ یا مفت چھین کر انہیں بانٹ دی جائے۔ یا یہ مطلب ہے۔ کہ ساری زمین پر حکومت قبضہ کرلے اور کاشتکاروں سے تنخواہ پر کاشت کرائے۔ اور اس طرح اسکی پیداوار کافۃ الناس کے استعمال میں آئے۔ آخر مقالہ نگار صاحب کا موقف کیا ہے؟ علمی مباحث میں محض شتر مرغانہ استدلال کام نہیں دے گا۔ جب کہا کہ حکومت زمین چھین کر بانٹ نہیں سکتی تو کہدیا کہ قیمتاً تو خرید سکتی ہے۔ اور جب کہا۔ کہ صرف قیمتاً خرید سکتی ہے۔ تو کہا یہ تو حکومت کو مسلوب الاختیار کرتا ہے۔

علماء کا موقف تو صاف ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تمام زمین خدا تعالیٰ کی ہے۔ ہر انسان بقدر ہمت و قابلیت اس پر تصرف کر سکتا ہے۔ لیکن اس پر دو قسم کی پابندیاں ہیں۔ ایک اخلاقی اور ایک نظامی۔ وہ دونوں کے لئے انجام کار خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ یہ اصول تمام کائنات پر حاوی ہے۔ اور عامۃ الناس کے لئے ہے۔

حکومت خواہ کتنی بھی اسلامی سے اسلامی ہو۔ انسانوں کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی خدائی کے تمام اختیارات حکومتوں کو نہیں سونپ دیئے بلکہ صرف اسی حد تک اختیارات دیئے ہیں۔ جس حد تک ظاہری نظام کا تعلق ہے۔ رزق کی تقسیم کے متعلق اسی قدر جو اختیارات حکومتوں کو تفویض کئے ہیں۔ وہ اس سے آگے نہیں جا سکتیں۔ ان اختیارات کی نوعیت کا علم ہمیں قرآن۔ حدیث اور تعامل صحابہؓ سے ہی ہوتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر شریعت ایک بے معنی لفظ ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی خدائی کے دوسرے اختیارات انسانوں کو نہیں دیئے بلکہ اسی قدر دیئے ہیں۔ جس حد تک ان کے لئے ضروری تھا۔ اسی طرح حکومتوں کو بھی اپنے تمام اختیارات نہیں سونپے۔ یہ ایک سیدھی سی بات ہے۔ جو ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ لیکن کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت قادر مطلق نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے۔ کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت احکم الحاکمین نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت رب العالمین نہیں ہو سکتی۔

خود مقالہ نگار صاحب کمیونزم کے طریق کار کو نامرغوب سمجھتے ہیں۔ اگر اسلامی حکومت کو اللہ تعالےٰ کے سب حاکمانہ اختیار حاصل ہیں۔ تو پھر کمیونزم کا طریق کار کیوں بُرا ہے اسلامی حکومت اسلامی حکومت محض اسلامی حکومت کہلانے سے نہیں بن جاتی ہے بلکہ اسلامی حکومت کو اسلامی حکومت اسی وقت کہا جائیگا۔ جب وہ ان حدود کی پابندی کرتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے کلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت نے اس پر لگائی ہیں۔ وہ غیر اسلامی حکومتوں کی طرح محض عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتی۔ وہ حالات کے مطابق اگر کوئی تغیر و تبدل بھی کرتی ہے تو ان حدود کے اندر رہ کر کرتی ہے۔ جو خدا اور رسولؐ نے مقرر کر دیئے ہیں۔

یہ صاحب چاہتے تو یہ ہیں۔ کہ خالص کمیونزم کے اصول اپنا لئے جائیں۔ اور "خطاب بہ عامۃ الناس" کے جادو سے ان کو اسلامی اصول سمجھ لیا جائے۔ یعنی بوتل میں بھری تو ہو زہر لیکن صرف لیبل پر "شربت" لکھ دیا جائے۔ کمیونزم کو اسلام کہہ دو۔ تو اسلام ہو جائے گا۔

بے سر و سامانی اور نامساعد حالات کے باوجود تعلیم الاسلام کالج کی روز افزوں ترقی

نوجوانوں کی معیاری تربیت، ان کے دینی، علمی اور مجلسی مشاغل

جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر کالج کی سالانہ رپورٹ

ذیل میں تعلیم الاسلام کالج کی وہ سالانہ رپورٹ شائع کی جاتی ہے جو کالج کے پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر پڑھ کر سنائی۔ یہ جلسہ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت ۲ اپریل ۱۹۵۰ء کو کالج ہال میں منعقد ہوا تھا۔

سیدنا و معزز حضرات!

۱۹۴۷ء کے فسادات کی آگ میں جہاں ہزاروں لاکھوں مسلم افراد تباہ ہوئے اور لاکھوں کو اپنی جائدادیں اور مال و اسباب چھوڑ کر دینی عزتیں بچا کر یا انہیں بھی برباد کر کے پاکستان میں پناہ لینی پڑی۔ وہاں مسلمانوں کے قومی ادارے خصوصاً تعلیمی ادارے نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا۔ ان اداروں میں ہمارا تعلیم الاسلام کالج بھی تھا۔ قادیان پر سکھوں کے منظم حملہ سے پہلے ہمارے کالج کو احسان حکومت ہند نے خالی کروا کے سر بمہر کر دیا جس کے نتیجہ میں کالج کی شاندار عمارت۔ اس کی جدید ترین [illegible] اور اس کے کھیل کے فراخ میدانوں کے علاوہ ہمیں اپنی بہترین لائبریری۔ جدید آلات سائنس اور دیگر سارے فرنیچر سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔ غرضیکہ ہر اس چیز کو جس سے کالج بنتا ہے ہم قادیان میں چھوڑ کر اور صرف کالج کا نام اور کالج کے اساتذہ لے کر پاکستان پہنچے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دنوں کالج کے جاری رکھنے کا سوال نہ تھا ہمارے سامنے پاکستان میں جاری کرنے کا سوال تھا۔ ان حالات میں ہم میں سے ہر ایک کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا جماعت احمدیہ ابتلا کے اس دور میں کالج کو از سر نو جاری کرنے کے بھاری اخراجات کی متحمل ہو سکے گی؟ مگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی اولوالعزمی نے مسلمانان مشرقی پنجاب پر ان گنت مظالم ڈھانے والوں کے چیلنج کو قبول کیا اور ارشاد فرمایا کہ کالج جاری رہے گا (انشاء اللہ)

اس وقت یہ عالم تھا کہ

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

نتیجہ یہ ہوا کہ کالج کے لئے ایک اصطبل ہمیں ملا جہاں پہلے بھینسیں بندھتی تھیں۔ وہاں اب ملت کے نوجوان ذہنوں کی جلا کا سامان ڈھونڈنے لگے۔ فرنیچر، کتب خانہ، کھیل کے میدان، سامان سائنس، غرضیکہ ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ مقابلہ سے بڑھ کر یہ کہ طلبہ کی تعداد بھی [illegible] کے برابر تھی۔ کالج کے غیر مسلم طلبا مشرقی پنجاب ہی میں رہ گئے تھے۔ مسلم طلبا کی بھاری اکثریت نامساعد حالات کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکی۔ معدودے چند ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے کالج سے بے وفائی کی اور گو پاکستان آکر تعلیم جاری رکھنے والوں کی بھاری اکثریت کالج کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی۔ پھر بھی ان کی تعداد ساٹھ سے بڑھ نہ سکی۔

پس ۱۹۴۷-۴۸ء کو ہم بے سرو سامانی کا سال کہہ سکتے ہیں اور جن نوجوانوں نے اپنے کالج کے اس نازک ترین دور کو ہمت اور استقلال سے گذارا وہ یقیناً قابل قدر ہیں۔ خاص کر دو ناظم تعلیمات عامہ پنجاب کے ہمدردانہ رویہ کے نتیجہ میں ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو کالج کی آبادکاری کے لئے ڈی۔ اے۔ وی کالج کے کھنڈرات پر ہمیں قبضہ ملا۔ ان عمارتوں کو غیر مسلم پناہ گزین کلی طور پر تباہ و برباد کر چکے تھے دروازوں کے تختے اور چوکھٹے۔ روشن دان۔ الماریاں وغیرہ ہر قسم کا فرنیچر غائب تھا۔ عمارت کا مونہہ ٹوٹی ہوئی اینٹوں اور بکھرے ہوئے ٹکڑوں کے سوا کچھ موجود نہ تھا۔ پانی اور گیس کے نل ٹوٹے ہوئے پڑے تھے۔ تیس چالیس ہزار کتابوں پر مشتمل مشہور کتب خانے کی اب ایک جلد بھی باقی نہ تھی۔ یہ وہ کھنڈرات تھے جن میں مئی ۱۹۴۸ء میں ہم آباد ہوئے اور ہماری فوری توجہ ان ضروری اور ناگزیر مرمتوں کی طرف منعطف ہوئی۔ چنانچہ شروع میں گیس پلانٹ کو درست کروایا گیا اور کیمیا کے لئے ضروری سامان خرید کر کیمیا کے عملی تجربے اپنے کالج ہی میں شروع کروا دیئے گئے۔ طبعیات کے لئے ہمیں ایم۔ اے۔ او کالج سے انتظام کرنا پڑا۔ جن کے برادرانہ سلوک کے ہم ہمیشہ ممنون رہیں گے۔ چونکہ ابھی تک اصل ہوسٹل پر قبضہ نہ ملا تھا اس لئے کالج کے ہی ایک حصہ کو مرمت کروا کے عارضی طور پر ہوسٹل بنا دیا گیا جس میں اندازاً پچاس پچپن طلباء کی رہائش کی گنجائش تھی جو وقتی طور پر کافی سمجھی گئی مگر عملاً طلباء اس سے بہت زیادہ آگئے جس کے نتیجہ میں ایک ایک کمرہ میں آٹھ آٹھ طلبہ کو رہنا پڑا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں طلبہ کو پوری سہولتیں میسر نہ تھیں۔ خصوصاً سائنس کے طلبہ کو جنہیں طبعیات کے عملی تجربہ کے لئے کافی فاصلہ طے کر کے ایم۔ اے۔ او کالج جانا پڑتا تھا۔ پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نتائج بہت اچھے رہے۔ مثلاً بی۔ اے میں یونیورسٹی نتائج کی اوسط ۸ = ۳۹ تھی۔ لیکن تعلیم الاسلام کالج کی اوسط ۳ = ۸۳۔ اسی طرح دوسرے امتحانوں میں بھی ہمارے نتائج کی اوسط یونیورسٹی کی اوسط سے بہتر رہی۔ اگرچہ یہ نتائج بظاہر اچھے ہیں مگر اتنے اچھے نہیں جتنا کہ ہم چاہتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ اس سے بہتر نتائج دکھائیں۔ وباللہ التوفیق۔

تعداد طلبہ:- جیسا کہ اشارۃً اوپر ذکر کیا جا چکا ہے ۱۹۴۷-۴۸ء میں ہمارے طلبہ کی کل تعداد ۶۰ کے لگ بھگ تھی۔ گذشتہ سال یہ تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی۔ اور امسال ہمارے طلبہ کی تعداد ۲۶۷ ہے۔

آمد و خرچ

۱۹۴۸-۴۹ء میں ہمارے کالج کی کل آمد ۱۷۱۳۳/- اور کل خرچ ۷۵۶۴۸/۹ تھا یعنی ۵۹۵۱۵/۱ رقم کی امداد صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کی گئی۔ اس خرچ ... اور کالج کی مرمت پر ایک کثیر رقم خرچ کی گئی ہے۔ جس کے متعلق کسٹوڈین سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اور چونکہ اس کالج کے قانونی مالک ہندو ہیں۔ اس لئے ہمیں قوی امید ہے کہ محافظ جائداد متروکہ کی طرف سے ان بلوں کی ادائیگی کا انتظام ہو جائے گا۔

۱۹۴۹-۵۰ء میں ہماری کل متوقع آمد ۳۰,۰۰۰/- ہے۔ اور کل متوقع خرچ ۱۴۵۶۲۰/- ہے۔ یعنی ۱۱۵۶۲۰/- کی کل رقم کا بار صدر انجمن احمدیہ پر پڑے گا۔ ہم جناب ناظم تعلیمات عامہ کے بہت ممنون ہیں کہ انہوں نے امسال پانچ ہزار روپے بطور گرانٹ مرحمت فرمائے ہیں۔

وظائف و رعایات

ہمارا کالج غرباء کا کالج ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ کالج کے بوجھ کا بڑا حصہ ایک غریب جماعت کے کندھوں پر ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ ہمارے طلباء کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے۔ جو دیگر درسگاہوں کے مقابل میں ہمارے کالج میں بہت کم خرچ پر تحصیل علم کرتے ہیں۔ طلبہ کی بڑی تعداد کو وظائف یا فیس کی رعایت دے کر امداد دی جاتی ہے۔ سال رواں میں ۹۹ طلبہ کو فیس کی رعایت یا وظیفہ دیا جا رہا ہے یعنی [illegible] فیصدی طلبہ کو مالی امداد مل رہی ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں محکمہ تعلیمات عامہ کا بھی شکریہ ادا کروں۔ جس کی طرف سے مہاجر طلباء کو معقول رقوم بطور امداد دی جا رہی ہیں۔

فضل عمر ہوسٹل

ہوسٹل میں ایک سو بیس طلباء رہائش پذیر ہیں۔ ہوسٹل کی اس وقت اپنی عمارت کوئی نہیں۔ کالج کے کلاس روموں میں ہی گذارہ کیا جا رہا ہے۔ ہوسٹل کی اصل عمارت سخت شکستہ حالت میں ہے اور مرمت کے لئے زر کثیر کی محتاج ہے۔

خوراک۔ طلباء کی منتخب کردہ (Mess Committee) کے سپرد ہے۔ معیار نہایت اچھا ہے لیکن خرچ بیس اور پچیس روپے ماہوار کے درمیان نکلتا ہے جو لاہور کے سب ہوسٹلوں سے کم ہے۔

تربیت و نظم

عام ڈسپلن کی نگرانی کے لئے طلباء میں سے پریفکٹ مقرر ہیں۔ مطالعہ کے اوقات کی خاص طور پر نگرانی کی جاتی ہے۔ اسلامی شعائر اور فرائض کی پابندی کروائی جاتی ہے۔ طلباء ہر قسم کے سوشل سروس کے کاموں میں ایک تنظیم کے ماتحت حصہ لیتے ہیں۔ طلباء ہر پندرہ روز کے بعد اجتماعی طور پر وقار عمل کی روح پیدا کرنے کے لئے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ ہوسٹل کے نگرانوں کی طرف سے طلباء کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ربط پیدا کرنے

اور ہر رنگ میں ان کی ہمدردانہ طور پر رہنمائی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہوسٹل یونین: اس کے باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس ہوتے ہیں جن میں طلباء انگریزی و اُردو میں تقاریر کی مشق کرتے ہیں علاوہ ازیں یونین کے زیر اہتمام کئی سوشل تقریبات منعقد ہوئیں تقریباً سارے موسم بیرونی ممالک کو جانے والے اور باہر سے پاکستان آنے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں پارٹیز اور دعوت ہائے طعام دی گئیں۔ مثلاً مسٹر عبدالشکور کنزے جرمن نو مسلم۔ مکرم شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ۔ مکرم مولوی محمد صدیق مبلغ مغربی افریقہ محترم با ہر م رنگبو تی جو انڈونیشیا سے تشریف لائے مکرم مسعود احمد جو احمدیہ کالج کماسی گولڈ کوسٹ میں بطور پروفیسر کے تشریف لے گئے۔ اسی طرح ہالینڈ اور انگلستان سے آنے والے مبلغین کے اعزاز میں سوشل تقریبات منعقد کی گئیں۔

یونین کے زیر اہتمام اس دفعہ ہوسٹل کا میگزین کا اجراء کیا گیا ہے۔

کتب خانہ:۔ کتبخانہ کالج کی بنیادی ضروریات میں سے ہے۔ اس لئے ہم نے قادیان میں اپنے کالج میں ہر علم کی بہترین کتب کثیر تعداد میں مہیا کر لی تھیں جو افسوس ہے کہ وہاں کی حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لی۔ ہجرت کے بعد یہاں ہمیں کتب خانہ کی از سر نو تشکیل کرنی پڑی۔ الحمد للہ کہ اب ہمارے کتب خانہ میں کئی ہزار کتب جمع ہو چکی ہیں۔ حال ہی میں ہمیں امریکہ کے نو مسلم بھائیوں کی طرف سے ۲۲۸ مجلدات بطور عطیہ موصول ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ انگلستان سے بھی بعض عطایا وصول ہوئے ہیں۔ ان سب مہربان دوستوں کے ہم تہ دل سے ممنون ہیں۔

المنار:۔ حال ہی میں کالج میگزین شائع کرنے کا اجازت نامہ ملا ہے۔ اس میگزین کا نام "المنار" رکھا گیا ہے جس کا پہلا شمارہ حاضرین کی خدمت میں پیش ہے۔

علمی مشاغل: تحصیل علم کے لئے مندرجہ ذیل چار باتیں ضروری ہیں:۔ اول علمی باتوں کا غور سے سننا۔ دوم علمی باتوں کو سمجھنے اور اپنانے کی کوشش کرنا۔ سوم ان میں سے جو باتیں بظاہر عقل کے خلاف نظر آئیں۔ ان پر تنقید کرنا اور چہارم ناقابل تسلیم نظریوں کے مقابل اپنے تحقیقی نظریے پیش کرنا یعنی سننے سمجھنے۔ تنقید کرنے اور تحقیق کرنے کے بغیر صحیح علم حاصل نہیں کیا جا سکتا! پہلے دو کام کلاس روم میں کئے جاتے ہیں۔ جہاں نظم و ضبط کی پابندی از بس ضروری ہے۔ لیکن اگر ہمارا نصب العین محض یہ ہو کہ سنو اور قبول کرو۔ تو ہماری آئندہ نسل اندھی تقلید ذہن ہوگی۔ پس مذکورہ نصب العین پر ہمیں یہ اضافہ کرنا پڑے گا دیکھو اور تحقیق کرو۔ اور تحقیق و تنقید کے لئے کلاس روم سے باہر بھی علمی مشاغل کا ہونا ضروری ہے۔ اور اسی لئے درسگاہ میں مختلف علمی مجالس قائم کی جاتی ہیں۔ جن میں سے اہم ترین مجلس کالج کی عمومی مجلس ہے۔ جہاں طلباء اپنی آراء کا آزادانہ اظہار کرتے ہیں۔

مجلس عمومی (کالج یونین)

تعلیم الاسلام کالج کی مجلس عمومی پہلے مکرم چوہدری غلام غنی ایم اے اور پھر مکرم محمد مقبول الٰہی۔ ایم اے کی نگرانی میں سرگرم عمل رہی ہے۔ اس کے موجودہ نائب صدر عزیزم حسام الدین خان تھرڈ ایئر، معتمد محمد شمشیر علی شاہ بخاری اور رفیق معتمد شیخ منیر احمد ہیں ہفتہ وار اجلاسوں کے علاوہ چار مذاکرے اور انگریزی ہر دو زبانوں میں ہوتے ہیں۔ اساتذہ کالج میں سے مندرجہ ذیل نے تقاریر کیں۔ پرنسپل مرزا ناصر احمد ایم۔ اے آکسن نے "پونڈ کی قیمت میں تخفیف اور پاکستان کے نظام زر پر اس کا اثر" کے موضوع پر۔ مکرم فیض الرحمن فیضی ایم اے نے "پونڈ کی قیمت میں تخفیف" اور "کارل مارکس کا اقتصادی نظریہ" کے موضوع پر۔ اس کے علاوہ مکرم محمد علی ایم اے استاد نفسیات نے اپنی تقریر میں عنفوان شباب کی الجھنوں کو سلجھانے کی کوشش کی۔

نیز مکرم شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ نے قادیان مشرقی پنجاب کے تازہ ترین چشم دید حالات سنائے۔ مکرم شیخ مبارک احمد فاضل مبلغ اسلام مشرقی افریقہ نے "مشرقی افریقہ میں اسلام" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اور ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی نے اٹلی میں تبلیغ اسلام کی راہ میں مشکلات اور تائید الٰہی کے واقعات نہایت موثر انداز میں بیان فرمائے۔

طلباء کالج نے جن عنوانوں پر اظہار خیالات کیا ان میں سے مندرجہ ذیل بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

۱۔ صرف مادیت سے بنی نوع انسان کی فلاح ممکن نہیں

۲۔ غربت۔ بیماری اور جہالت پاکستان کے بدترین دشمن ہیں۔

۳۔ پاکستان کی بقا کا راز اس کے سب شہریوں کے مکمل اتحاد میں مضمر ہے۔

۴۔ اسلامی ممالک کی اقتصادی ترقی کا انحصار پاکستان کی اقتصادی ترقی پر ہے۔

5. Communism may feed the body but it does starve the soul.

6. Pakistan's strength lies in the literacy of its masses.

7. Literature is one of the great forces which bind man to man

8. U. N. O. has failed to achieve world peace

اس کے علاوہ مقامی کالجوں میں مجالس عمومی کی مختلف تقاریب میں بھی ہمارے طلباء حصہ لیتے رہے۔ دیال سنگھ کالج کے بین کلیاتی انعامی مشاعرہ میں ہمارے کالج کا ایک طالب علم رشید احمد قیصرانی دوم رہا۔

ہمارے کالج کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ ہمارے طلبہ کی مجالس سنجیدہ اور باقاعدہ ہوتی ہیں۔ ان میں کسی قسم کی ہنگامہ خیزی نہیں ہوتی۔

مجلس عربی: عربی ہماری مذہبی زبان ہے جسے رواج دینا ہمارا ملی فرض ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر یہ مجلس جاری کی گئی ہے۔ اور عام طور پر طلبہ اس کی کارروائی میں شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ اس مجلس کے زیر اہتمام طلبہ نے مندرجہ ذیل عنوانات پر مقالے پڑھے۔

(۱) عرب کی پرانی تہذیب (۲) اسلام اور غلامی (۳) زمانہ جاہلیت کی شاعری (۴) بنو امیہ کے عہد کی شاعری۔ (۵) اسلام اور سود (۶) حقیقۃ نبوۃ (۷) شعبۂ معلقات۔

اس کے علاوہ ایک مصری دوست مکرم عبد الحمید ابراہیم آفندی نے مصر اور حبشہ کے حالات پر تقریر کی اور مکرم مرزا منظور احمد ایم اے۔ ایس سی نے اسلام اور حیاتیات کے موضوع پر ایک دلچسپ مقالہ پڑھا اس مجلس کے روح رواں مکرم بشارت الرحمن ایم اے ہیں۔

مجلس اقتصادیات

مکرم فیض الرحمن فیضی ایم۔ اے کی زیر قیادت یہ مجلس نہایت عمدہ کام کر رہی ہے۔ اس کے اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتے رہے ہیں جن میں طلبہ اقتصادیات کے مختلف موضوعات پر مقالے پڑھتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مجلس نے ڈاکٹر ایس ایم اختر۔ صدر شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی پرنسپل حسن۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج مکرم غلام محی الدین ایم اے۔ لیکچرار ایم۔ اے۔ او کالج مکرم ظہور ملک سابق ایڈیٹر مسلم اکونومسٹ اور مکرم بہاء الحق ایم۔ اے کی بعض اہم مضامین پر تقاریر کروائیں۔ نیز اس مجلس کے زیر اہتمام طلبہ نے مندرجہ ذیل مقامات کے دورے کئے۔ ریڈیو سٹیشن لاہور۔ باٹا شو فیکٹری جلو۔ کوہستان نمک کھیوڑہ روہڑی سیمنٹ فیکٹری۔ سکھر بسکٹ فیکٹری اور کراچی کے بہت سے اہم صنعتی ادارے یہ مجلس "ینگ اکونومسٹ" کے نام سے ایک کتابی سلسلہ شائع کر رہی ہے۔ اس سلسلہ کی جو دو کتب اس وقت تک شائع ہو چکی ہیں وہ مقبول ہوئی ہیں۔ اس کے جملہ اخراجات کے کفیل خود طلباء ہیں

سائنس سوسائٹی

طلباء میں علوم سائنس کے ساتھ صحیح طور پر دلچسپی پیدا کرنے اور اُن کو نئی ایجادات و تحقیقات سے روشناس کرنے کے لئے اس سوسائٹی کے زیر اہتمام مختلف سائنسدان اصحاب سے ٹیکنیکل اور عام فہم تقاریر کروانے کا پروگرام ہے مجلس اقتصادیات کے ہمراہ طلباء کو مختلف صنعتی ادارے دکھلائے گئے

بزم اُردو:۔ طلباء کی علمی اور ادبی ترقی کے پیش نظر سال رواں میں بزم اُردو کی تشکیل ہوئی۔ جس کے زیر اہتمام کالج میں مختلف اصحاب نے تقاریر فرمائیں۔ جن میں خاص طور پر ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی اور پرنسپل عابد علی عابد ایم اے قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے علی الترتیب "مصحفی کی غزل گوئی" اور "اُردو الفاظ کی نئی تحقیق" پر مقالے پڑھے ہر دو مقالے حد درجہ دلچسپ اور پُر از معلومات تھے۔ اس مجلس کے نگران اعلیٰ مکرم شیخ محبوب عالم خالد ایم۔ اے ہیں

فوٹوگرافنگ اور ریڈیو سوسائٹی

مکرم میاں عطاء الرحمن صاحب ایم۔ ایس۔ سی کی پُر خلوص قیادت میں ہر دو مجالس دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہیں۔ ارادہ ہے۔ کہ آئندہ کالج کی تمام تصاویر کا اہتمام اس سوسائٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ تجویز بھی ہے کہ کالج کے تمام ریڈیو سیٹ ریڈیو سوسائٹی خود تیار کرے۔ ایک ریسیور سیٹ کامیابی کے ساتھ تیار کیا جا چکا ہے۔ یہاں میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ امریکہ کے قریباً تمام کالج اور اکثر بڑے سکول اپنے براڈ کاسٹنگ اسٹیشن پر اپنے پروگرام نشر کرتے ہیں۔ اگر اسی قسم کا کوئی انتظام یہاں بھی کیا جا سکے۔ اور ہمارے ارباب حل و عقد اپنے کالجوں کے لئے براڈ کاسٹنگ سٹیشنز کے قیام میں مدد دیں۔ تو یہ انتظام عوام کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں بہت حد تک ممد ہوگا۔

صحت جسمانی۔

قومی ترقی کے لئے جہاں روشن دماغوں کی ضرورت ہے۔ وہاں مضبوط اور صحت مند جسم بھی از حد ضروری ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ورزش جسمانی کا پروگرام بناتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جانا ضروری ہے۔

الف۔ ایسی ورزشوں کا انتظام کیا جائے جن سے جسم کے سب حصوں کی متناسب نشوونما ہو سکے۔

ب۔ ایسی ورزشوں پر زیادہ زور دیا جائے جن سے عمر کے ہر حصہ میں انسان فائدہ حاصل کر سکتا ہو۔

ج۔ ورزش اس قدر سستی ہو۔ کہ قوم کا ہر جوان۔ امیر ہو یا غریب اس میں حصہ لے سکے۔

اعلان نکاح

رشید احمد ابن نور احمد صاحب درویش کا نکاح سیمہ بیگم بنت غلام قادر کے ساتھ بعوض ۳۰۰/- روپیہ حق مہر حافظ عبد السمیع صاحب نے بعد نماز جمعہ مورخہ ۳ــــ۵۰ کو پڑھا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

رشید احمد مددگار کارکن دفتر الفضل لاہور

پس قومی درسگاہیں جہاں ہاکی فٹ بال وغیرہ کھیلوں کے کھلانے کا انتظام کرتی ہیں وہاں انہیں قومی کھیلوں اور اتھلیٹکس پر بالخصوص زیادہ زور دینا چاہیئے۔ حتی الوسع ہم ان باتوں کا خیال رکھ رہے ہیں۔ اور گو اس وقت تک کھیلوں کے میدان کے حصول میں ہم کامیاب نہیں ہوئے۔ پھر بھی مختلف کلبوں کی کارگذاری سے آپ حضرات پر عیاں ہو جائے گا۔ کہ اس غربت کی حالت میں بھی ہم اپنی ذمہ واریوں کو نباہنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اس میں ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔

عسکری تربیت

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں یونیورسٹی آفیسرز ٹریننگ کور کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے انچارج مکرم چودھری محمد علی ایم۔ اے لیکچرار فلاسفی اور ان کے نائب مکرم چودھری محمد فضل داد بی۔ ٹی۔ ڈی ہیں۔ اس دستے کی نفری ۶۷ ہے۔ فروری ۱۹۴۸ء ار میں سالانہ کیمپ کے موقعہ پر ضبط اور اطاعت کا بہترین نمونہ دکھا کر افسرانِ اعلیٰ سے اس دستے نے خراج تحسین حاصل کیا۔ اس موقعہ پر فیلڈ ٹیکٹکس کے مظاہرے کے وقت ہمارے نوجوان سارجنٹ بشارت احمد کی ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف پاکستان نے بہت تعریف کی۔ اور اس فن میں انکی مہارت پر اپنی مہر ثبت کر دی۔

۱۹۴۹ء میں ہمارے اسی دستے نے ہر میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ سالانہ کیمپ کے موقعہ پر ... یو۔ او۔ ٹی۔ سی کے ہر افسر نے ان نوجوانوں کے ضبط۔ اطاعت جوش۔ عمل اور حسن کارکردگی پر اظہار خوشنودی کیا۔ اور یہ دستہ عسکری فنون میں تمام دستوں میں اول رہا۔ چنانچہ یو۔ او۔ ٹی۔ سی کے کرنل نے عزت مآب گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر کے سامنے اس امر کا اظہار بھی کیا۔ اسی طرح کھیلوں میں ہمارا دستہ فٹ بال کے مقابلہ میں اول رہا۔ نیز کیمپ فائر کے موقعہ پر ہمارے نوجوان ریاض قمر کی مذاحیہ پیشکش نے حاضرین اور افسران سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اور جب ہمارے نوجوان این۔ سی۔ او ... کے مقابلہ میں افسران بالا کے سامنے آئے۔ تو ان کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ کہ اول کون ہے۔ اور دوم کون۔ کیونکہ ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر تھا۔ اور وہ بصد دقت یہ فیصلہ کر سکے۔ کہ کون دوسرے سے بہتر ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل نوجوان اس مقابلہ میں علی الترتیب اول رہے۔ اور انعام حاصل کئے۔

(۱) کارپورل کرامت اللہ بہترین این۔ سی۔ او۔
(۲) کیڈٹ امان اللہ بہترین کیڈٹ۔
(۳) کیڈٹ مبشرات احمد بہترین رنگروٹ۔

پچھلے سال نشانہ بازی کے موقعہ پر سارجنٹ بشارت احمد سب سے اول رہا۔ اور امسال رائفل برین اور سٹین کی مختلف ... نشانہ بازی میں مجموعی طور پر سبقت لے جانے والے مندرجہ ذیل نوجوان تھے۔

۱۔ لینس کارپورل عبد الحلیم — اول
۲۔ کیڈٹ محمد احمد — دوئم
۳۔ لینس کارپورل نور الدین احمد اور کارپورل محمود شاہ بخاری } سوئم

یہ ذکر کرتے ہوئے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے دستے کو ہر لحاظ سے معیاری اور بہترین شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مختلف گارڈز آف آنر میں نسبتی لحاظ سے بھی اور مجرد تعداد کے لحاظ سے بھی ہمارے منتخب نوجوانوں کی تعداد سب سے زیادہ رہی مثلاً شہنشاہ ایران کی خدمت میں پیش کردہ گارڈ آف آنر میں اس دستے کے تقریباً اسی فیصدی نوجوان منتخب ہوئے۔

۲۔ قریباً سب طلبہ سول ڈیفنس میں بطور رضاکار کام کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں۔

ہائیکنگ کلب

کالج ہائیکنگ کلب نے تقسیم ہند سے پہلے تبتی لاہول پانگی کا پیدل سفر کیا۔ گذشتہ سال عراق و ایران کی سیاحت کا ارادہ تھا۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے یہ پروگرام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ اس سال ہماری ہائیکنگ کلب نے مکرم چوہدری محمد علی کے زیر قیادت سالٹ رینج کی سون وادی دہنار واری۔ کہون وادی اور جھنگڑ کے علاقے کو پھر کر دیکھا۔ دوران سفر میں پارٹی کو مفید تجربات حاصل ہوئے۔ کوہستان نمک کی خشک پہاڑیوں میں فطرت کے ایسے حسین اور شاداب نظاروں کو چھپے ہوئے پایا۔ جنہیں دنیا کے خوبصورت ترین نظاروں کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

ہاکی ٹیم

گذشتہ سال یونیورسٹی ٹورنمنٹ کی بی لیگ میں ہمارے کالج کی ٹیم چیمپین رہی۔ اس سال ہمارے کالج کے دو طالب علم احمد حسین اور لطیف نیاز یونیورسٹی ہاکی ٹیم کیلئے چنے گئے۔ اس کلب کے نگران اعلےٰ مکرم فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے ہیں۔

فٹ بال

کالج کی فٹ بال ٹیم یونیورسٹی فٹ بال ٹورنمنٹ میں شریک ہوئی۔ کھیلوں کا میدان نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کھیلنے کی باقاعدہ مشق نہ کر سکے۔ اس لئے ہمیں افسوس ہے کہ ہماری ٹیم کامیاب نہ ہو سکی مکرم سید سلطان محمود شاہد۔ ایم۔ ایس۔ سی فٹ بال کے نگران ہیں۔

اتھلیٹکس

اتھلیٹکس کلب کے زیر اہتمام کالج میں بالعموم F دستے ... E کے مقابلے ہوئے۔ مجموعی طور پر محبوب احمد سال سوم اول اور اکرم باجوہ دوئم رہے۔ یونیورسٹی اتھلیٹکس میں بھی ہمارے طلباء نے حصہ لیا۔ ان کھیلوں کی اہمیت کے پیش نظر اس پر بالخصوص زور دیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں کالج کے طلبہ کی عام صحت پر مفید اثر پڑتا ہے۔

کشتی رانی

پچھلے سال ہماری کشتی رانی کی ٹیم نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ امسال پنجاب روئنگ ایسوسی ایشن کے سالانہ "گالا" کے موقعہ پر ہماری ٹیم تمام یونیورسٹی کی ٹیموں کے مقابلے میں اول رہی۔ روئنگ ایسوسی ایشن کے ٹورنمنٹ میں بھی تین تین کی دوڑ میں ہماری ٹیم دوم رہی۔

والی بال

یہ کھیل باقاعدگی سے کھیلی جا رہی ہے۔ متعدد دوستانہ میچوں میں ہماری ٹیم نے اچھے نتائج دکھائے۔ سندھ کی صوبائی ٹیم کے مقابلے میں جو یہاں پاکستان اولمپک میں شمولیت کی غرض سے آئی تھی ہماری ٹیم جیتی۔

بیڈمنٹن

بیڈمنٹن کی ٹیم یونیورسٹی اور دیگر مختلف مقابلوں میں شامل ہوئی۔ پچھلے سال پنجاب بیڈمنٹن ٹورنمنٹ میں ہماری ٹیم نے کامیابی حاصل کرنے پر ایک کپ بطور انعام حاصل کیا۔ والی بال اور بیڈمنٹن کے نگران مکرم بشارت الرحمٰن ایم۔ اے ہیں۔

تیراکی

ہمارے طلبہ تیراکی میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ ہجرت کے بعد ہمیں ابھی تالاب نہیں مل سکا۔ پھر بھی کپتان ٹیم مصلح الدین بنگالی یونیورسٹی اور پنجاب کی ٹیموں میں منتخب ہوئے۔ کل پاکستان تیراکی کے مقابلوں میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے نمائندگی کی۔ اور سارے پاکستان میں اپنے مقابلہ میں دوم رہا۔

بالآخر میں عملہ کالج اور اپنی طرف سے حضور اور جملہ معزز حاضرین کا ان کی تشریف آوری پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور سے خصوصاً اور تمام معزز حاضرین سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہماری ناچیز مساعی میں برکت ڈالے اور ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ نوجوانان ملت کی صحیح تعلیم و تربیت کی جو بھاری ذمہ واری ہمارے کندھوں پر ہے اسے ہم بطریق احسن ادا کر سکیں کہ اللہ کے فضل کے بغیر انسان کی سب کوششیں ہیچ ہیں۔ آمین

تلاش گمشدہ

مسماۃ معراج بی بی عمر پچیس سال زوجہ قاضی محمود حق سکنہ فیض اللہ چک۔ حال زراعتی کالج لائلپور۔ ان کا دماغ کچھ خراب ہے ۲۸ مارچ سے گم ہے۔ ان کا حلیہ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ۔ جسم پتلا۔ پاجامہ سینڈل قمیص پاپلن رنگ آسمانی اور پاؤں میں سیاہ رنگ کے سلیپر۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ شیخ محمد عمر نگینے والے متصل منڈی لاہور کار خانہ بناسپتی گھی

ولادت

اللہ تعالےٰ نے زوجہ محمد کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچہ کا نام حنیف احمد تجویز فرمایا ہے احباب نومولود اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ بچہ کو لمبی عمر اور خادم دین بنائے اور خاکسار کی مالی مشکلات دور فرمائے۔ آمین

ننگ محمد خان غزنوی سیالکوٹ چھاؤنی

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہ مہربانی کوشش فرما کر اپنی اپنی جماعتوں سے چندہ حفاظت مرکز کی رقوم جتنی بھی وصول کی جا سکیں وصول کر کے ہمراہ لیتے آویں۔ نظارت بیت المال شعبہ حفاظت و تنظیم

دعا کی درخواست

امسال طلباء جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ کا سالانہ امتحان ۱۵ اپریل کو شروع ہو رہا ہے یہ امتحان مجلس تعلیم لیتی ہے اور اس میں ادارہ مذکورہ میں سے ۱۲ طلبہ حصہ لے رہے ہیں احباب ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد سلطان اکبر احمدی

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ کوائف

عیسائیت کے مقابلہ میں احمدی مجاہدین کی شاندار کامیابی

مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بی اے انچارج مشن نائیجیریا کی بصیرت افروز تقریر

(مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی)

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۰ء بروز منگل بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ربوہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم و محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بی اے انچارج مشن نائیجیریا (مغربی افریقہ) نے "نائیجیریا میں تبلیغ احمدیت" کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:-

۱۹۰۰ء میں [illegible] کو نائیجیریا کا نام دیا گیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں ایک بہت بڑا دریا بہتا ہے۔ جس کا نام نائیجر ہے۔ اس سے قبل اس ملک کے تمام علاقے خود مختارانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور کسی ایک علاقے کو دوسرے علاقہ سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ کبھی کبھی ایک علاقہ کے لوگ دوسروں سے جنگ کر کے ان کو اپنا ماتحت بنا لیتے تھے۔ اور ان سے غلامانہ سلوک روا رکھتے تھے۔ بہت سی جنگی پوزیشنیں محض غلام بنانے ہی کے لئے عمل میں آتی تھیں آج کل اگرچہ جنگوں کا امکان تو نہیں۔ لیکن لیگوس کے اردگرد کی چھوٹی سی کالونی کے علاوہ باقی تمام علاقے مختلف چیفس کے ماتحت ہیں۔ جہاں بہت حد تک وہ آزادانہ طور پر حکومت کر رہے ہیں یوں تو نائیجیریا میں بے شمار قبائل ہیں۔ لیکن تین قبیلے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (۱) ہاؤسا یہ لوگ شمالی نائیجیریا میں بستے ہیں مذہباً مسلمان ہیں۔ (۲) ابو- مشرقی نائیجیریا کے تمام علاقے ان لوگوں سے آباد ہیں۔ یہ لوگ سب کے سب الاماشاء اللہ عیسائی ہیں۔ (۳) یوروبا مغربی نائیجیریا میں بسنے والے لوگ یوروبا کہلاتے ہیں اس قبیلہ کے لوگ نسبتاً زیادہ مہذب ہیں ان میں مسلمان۔ عیسائی اور مشرک تینوں مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

نائیجیریا میں رہنے والے بعض لوگ اس قدر وحشی ہیں کہ ابھی تک وہ انسان کو کھا جاتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ابھی تک حکومت کی طرف سے ایک علاقے میں یہ قانون نافذ ہے کہ جو گوشت بیچا جائے۔ اس کے ساتھ اس جانور کی کھال بھی ہو جس کا وہ گوشت ہے تا یہ معلوم ہو جائے کہ یہ گوشت انسان کا نہیں۔ یہ سنا گیا ہے کہ فاقہ کشی کے جنگلوں میں یہ بات ممکن ہے کہ کوئی خاوند اپنی بیوی کو قتل کر کے اس کا گوشت بازار میں بیچ دے۔ پاکستان اور ہندوستان کی نسبت ان کی رہائش مختلف ہے۔ مادرانہ اور پدرانہ شفقت ان میں ہماری نسبت ایک فی صدی بھی نہیں پائی جاتی عورت کو مارکیٹ میں سارا دن کام کرنا ہوتا ہے چاہے وہ نفع [illegible] کمائے۔ لیکن چونکہ یہ کام اس کی فطرت میں داخل ہو چکا ہے اس لئے وہ اس سے باز نہیں رہ سکتی۔ ہم کسی گاؤں میں جائیں تو ہمیں یہ امید نہیں ہوتی کہ ہمیں کوئی کھانا پکا کر دیدے گا۔ سفر کی کوفت کے باوجود دورے میں یہ کام بھی خود ہی کرنا پڑتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ لوگ کسی سے ہمدردی کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمدردی کرنا جانتے ہی نہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان میں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ لیکن یہ جذبہ ابھی تک پیدا نہیں ہو سکا۔

مذہبی تعصب سے مغربی نائیجیریا کے لوگ جن میں میرا قیام تھا۔ واقف نہیں۔ جب ان کے سامنے یہ بات آتی ہے۔ کہ ہمارے ہاں مذہب تبدیل کرنا ایک بہت نقصان دہ خطرہ مول لینا ہے تو وہ حیران ہوتے ہیں۔ وہاں اگر باپ مشرک ہے تو بیٹا مسلمان ہے اور ماں عیسائی ہے اور اس پر برا نہیں منایا جاتا۔ صرف عورت کو یہ اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ بازار میں ناچ سکے۔ کیونکہ ناچ ان کی فطرت میں داخل ہے۔ ہمیں سب سے بڑی مشکل یہی پیش آئی کہ مرد احمدی ہو جاتے تو عورتیں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھیں۔ ان کے نزدیک اگر کوئی عورت بازار میں ناچی نہیں تو اس کا جینا کوئی جینا نہیں۔

تعلیمی حالت:- دو کروڑ ۷۰ لاکھ کی آبادی کا کثیر حصہ تقریباً پچانوے فیصدی تعلیم سے بے بہرہ ہے۔ لیکن موجودہ ایام میں تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ زوروں پر ہے اور تعلیم مہنگی ہونے کے باوجود یہ لوگ تعلیم حاصل کرنے کی بہت زیادہ کوشش کر رہے ہیں۔ تعلیم کی مہنگائی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پہلی جماعت میں بھی بچے کو داخل کرانے کے لئے داخلہ کا فارم خریدنا پڑتا ہے۔ جس کی قیمت دس آنہ ہوتی ہے اور پھر داخلہ کے بعد بچے کی فیس ۱۲/۱/- روپیہ ماہوار سے شروع ہوتی ہے۔

احمدیت کا نفوذ:- ۱۹۱۷ء میں لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ریویو آف ریلیجنز نے اس سلسلہ میں بہت بڑا حصہ لیا۔ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۱ء تک یہ مشن بغیر مبلغ کے کام کرتا رہا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے۔ اگرچہ بعض مسلمانوں نے مخالفت بھی کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت نیر صاحب رضی اللہ عنہ کو یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ بھی دکھایا۔ چنانچہ ایک ہی دفعہ دس ہزار نفوس احمدیت میں داخل ہوئے۔

صحت کی خرابی کی وجہ سے حضرت نیر صاحب موصوف اگلے سال واپس تشریف لے آئے۔ اور پھر ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۴ء تک نائیجیریا مشن کو کسی مبلغ کی سرپرستی حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن حتی المقدور کام جاری رہا۔ تبلیغ بھی ہوتی رہی اور تعلیم کے سلسلہ میں حضرت نیر صاحب رضی اللہ عنہ کے قائم کردہ سکول کو بھی مناسب ترقی ہوتی رہی ۱۹۳۴ء کے شروع میں مکرم جناب حکیم فضل الرحمان صاحب نائیجیریا تشریف لے گئے۔ آپ اس سے پہلے کافی عرصہ تک گولڈ کوسٹ میں بھی کام کر چکے تھے۔ چنانچہ آپ کا وہاں کا تجربہ نائیجیریا میں بہت مفید ثابت ہوا۔ اور اگر بعض خاص حالات، جن کا ذکر چنداں ضروری نہیں پیدا نہ ہو جاتے۔ تو جماعت کے لئے ترقیات کا میدان بہت وسیع ہو جاتا۔ بہرکیف آپ نے ایک عرصہ تک سلسلہ کی وہاں خدمت کی۔ آپ کی موجودگی میں سنٹرل مسجد کے علاوہ ایک احمدیہ مشن ہاؤس بھی تعمیر ہوا۔

خاکسار جنوری ۱۹۴۵ء میں قادیان سے روانہ ہو کر عراق فلسطین مصر اور سوڈان میں سے ہوتا ہوا اسی سال اگست کے مہینے میں لیگوس (نائیجیریا) پہنچا۔ یعنی جس روز میں لیگوس پہنچا۔ اسی روز وہاں احمدیہ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے مجھے بھی اس مبارک تقریب میں حصہ لینے کا موقعہ مل گیا۔ اور پہلے ہی روز حاضرین کو مختصراً خطاب کرنے اور ان سے ملاقات اور تعارف کا موقعہ مل گیا۔ اگرچہ میرے وہاں پہنچتے ہی مکرم جناب حکیم صاحب کو واپس ہندوستان چلے آنا تھا۔ لیکن عین اس وقت جب کہ وہ سفر کی پوری تیاری کر چکے تھے بلکہ اپنا سامان بھیج چکے تھے۔ مخالفین کی طرف سے ایک مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ اور حکیم صاحب کو اس کے لئے مزید ٹھہرنا پڑا۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء کے اکتوبر تک آپ اس مقدمہ میں مصروف رہے خاکسار نے اس دوران میں جناب حکیم صاحب سے ضروری امور کے متعلق واقفیت بھی حاصل کر لی اور مغربی صوبہ جات کی تمام جماعتوں کا دورہ بھی کر لیا۔

اس کے بعد خاکسار اکتوبر ۱۹۴۷ء سے بحیثیت مبلغ انچارج کام کرتا رہا۔ برادرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی اور سید احمد شاہ صاحب میرے معاون رہے۔ سید احمد شاہ صاحب جون ۱۹۴۸ء میں وہاں پہنچے تھے۔

نائیجیریا میں احمدیت اپنے نفوذ سے لے کر اب تک خدا کے فضل سے ڈٹ کر عیسائیوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ تقریری اور تحریری دونوں میدانوں میں دلائل کی رو سے عیسائیت کو شکست فاش ہو چکی ہے۔ حتی کہ اب اکثر عیسائیوں ہی کے قلم سے اخبارات میں عیسائیت کے خلاف مقالے لکھے جاتے ہیں۔ عیسائیت کے رد میں لکھے گئے۔ ہمارے پمفلٹ خدا کے فضل سے کافی مقبول ہوتے ہیں۔

تبلیغ کے علاوہ وہاں مبلغ کو دیگر امور کی طرف بھی کافی توجہ کرنا پڑتا ہے۔ اور حسب ضرورت اپنی رائے دینی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رنگ میں بھی ہمارا مشن نائیجیریا کی کافی خدمت کر رہا ہے۔ جس کا وہاں کے لوگ اکثر اعتراف کرتے ہیں۔

نائیجیریا مشن کے اخراجات:- ایک اور بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ سال سے ہمارا مشن خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے تمام اخراجات کا خود متحمل ہوتا ہے اور مرکز پر کوئی بوجھ نہیں ڈالتا۔ سوائے بعض ہنگامی ضروریات کے۔ اگرچہ اب ہنگامی ضروریات کے لئے بھی وہیں سے روپیہ جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حال ہی میں ایک مقدمہ کے لئے ایک ہزار پونڈ کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو یہ رقم جلد ہی اکٹھی کی جا سکے گی۔

فضل عمر احمدیہ سکول۔ جماعت کی تعلیمی ضرورتوں کے پیش نظر گذشتہ سال فضل عمر احمدیہ سکول کا اجرا کیا گیا۔ جس میں اس وقت ایک سو کے قریب طالب علم تعلیم پاتے ہیں تمام اساتذہ احمدی ہیں۔ سکول کی عمارت ابھی تیار نہیں ہوئی۔ وہ بھی جلد تیار ہو جائے گی۔ اس سکول کے اجراء سے قبل صرف تعلیم القرآن کا ایک مدرسہ تھا۔ جس میں ایک استاد تھا جو لڑکوں سے تھوڑی بہت فیس لے کر پڑھا دیا کرتا تھا۔

نائیجیریا میں اس وقت ہمارے پندرہ بیس

سب مشن ہیں۔ اور پندرہ جس مساجد ہیں۔ لیگوس میں ہمارا سنٹرل مشن ہے۔ اس مشن کی تعمیر پر ۳۵۰۰ پونڈ کی لاگت آئی تھی صرف لیگوس میں بارہ سو کے قریب احمدی ہیں۔ اس ملک میں سب سے زیادہ احمدی مسلمانوں میں سے ہوئے ہیں۔ اور تبلیغ کے لحاظ سے بعض علاقوں میں زمین اس حد تک تیار ہے کہ اب صرف مبلغ بھیجنے کی ہی ضرورت ہے۔

صدر محترم نے تقریر سے پہلے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ مکرمی مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سلسلہ کے ایک خوش قسمت نوجوان ہیں۔ جن کو ایک بیرونی ملک میں سلسلہ کی نیابت کا موقعہ ملا۔ تبلیغی طور پر جو حالت اس وقت بیرونی ممالک کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا چاروں طرف سے تبلیغی کامیابی کی روشنی نظر آرہی ہے۔ اور انشاء اللہ سلسلہ کی طرف سے بہت جلد تبلیغی سرگرمیوں کو وسیع کر دیا جائے گا۔ ہمیں اس وقت تبلیغ کی اس قدر ضرورت ہے کہ اگر ہماری جماعت کے سارے ممبر مبلغ بن کر باہر نکل جائیں۔ تب بھی وہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔ جس ملک میں بھی مبلغ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھولے ہیں۔ اسلئے آپ میں سے ہر ایک کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ مبلغ ہے اور حکم ملنے پر باہر جانے کے لئے تیار ہے۔ جب آپ کا ایک بھائی باہر جا کر لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر سکتا ہے تو آپ کیوں انہیں نہیں کر سکتے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

انتقال

چوہدری غلام رسول صاحب A.G.M. ریلوے کوئٹہ جو ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ اور سلسلہ کے ایک نہایت مخلص کارکن تھے ۱۸ مارچ کو کوئٹہ ریلوے ہسپتال میں قریباً ۴۲ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہی سعید الفطرت اور سلسلہ کے درد رکھنے والے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو آمین۔ (خاکسار (میاں) بشیر احمد عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

فولادی پردے

جنوبی ہند کا ایک مشہور اردو روزنامہ وہنی عالیہ اشاعت میں لکھتا ہے۔

دنیا کے ہندو پریس اور وفادارت کی آزادی کے ساتھ ساتھ یہ رسم بھی جاری ہو گئی ہے۔ کہ حکومتیں اپنے کاروبار خصوصی طور پر دوسروں سے چھپانے کے لئے اپنے چاروں طرف لوہے کے پردے کھینچ دیں۔

ہندوستان کے دو صوبوں یا ریاستوں نے اپنے یہاں کیس فرقہ وارانہ فسادات اور ان کے عواقب کو جس طرح ڈھکا ہے۔ وہ آج کل کے قرار دادی کی عادت کے مطابق ہے۔ اور اس کو دور اندیشی کے اندر حقیت اور اکثریت کی المناک زندگیاں اپنی قبر پر قہقہے لگا رہی ہوں۔ اترپردیش اور مدھیہ پردیش میں جس طرح اقلیتوں کے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی سامنے نہیں آیا۔ اور نہ آ سکتا ہے۔ "طاقت اور قانون کے فولادی پردوں کو کون توڑ سکتا ہے" لیکن اترپردیش کی سرکار نے گذشتہ ۲ ۱/۲ سال کے اندر اقلیت کے قانون اور شہری حقوق کو جس بے نیازی کے ساتھ اکثریت کی فرقہ پرستی کے وقار پر قربان کیا ہے۔ وہ ہمارے محترم آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت کی ضرورت سے زیادہ نیکی اور مروت کی وجہ سے ہے۔ ان کی شروع ہی سے جدوجہد یہ رہی ہے کہ ...... شردھ یہ سیوک سنگھ کے ایک بچے کا بھی دل نہ دکھائیں۔ ہندو مہاسبھا کے ایک چپراسی کو بھی ناراض نہ کریں۔ اور سرمایہ دار طبقہ کے کسی ادنیٰ ملازم کو بھی شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ پنت جی کی نیک نیتی اور ایمانداری کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ اپنے کسی ایڈ کیٹو افسر کو فرشتہ سے کم سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔

جس کا سب سے زیادہ اثر ہولی کے ایام میں روہیلکھنڈ کے شہروں میں اور علی گڑھ میں ہوا۔ مراد آباد بریلی۔ پیلی بھیت۔ شاہجہان پور۔ علی گڑھ وغیرہ کے متعلق اس اعلان کے ساتھ ساتھ کہ اب امن ہے اور حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ مختصر خبریں فرقہ وارانہ فسادات کی آئیں۔ اور وہ بھی کئی کئی دن کے بعد......

مراد آباد وہ شہر ہے۔ اور ضلع ہے جہاں ۵ ۱/۲ مسلم نشستوں میں سے مسلم لیگ کی بیوی گورنمنٹ کے مقابلہ میں پانچ نشستیں قوم پرور مسلمانوں نے لی تھیں۔ اور کانگرس کے دوش بدوش ہمیشہ کام کیا تھا۔ اس مراد آباد کے اندر ابھی تک کامل امن نہیں۔ عظیم دلستی کی یہ بلند معیاری یادگار رہیں گی ہوئے کہ رعیت پروری اور معیار انصاف عدل کے اندر بھی ایک

اہم انقلاب ہو رہا ہے۔ اور اس انقلاب کا خیر مقدم اترپردیش کے اندر بڑی خوبی و خلوص کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

آفرین باد برین حسن نظام محفل"

درخواستہائے دعا

برادرم شیخ عزیز احمد علی صاحب سٹیشن ماسٹر لسبال ضلع کیمل پور کو کئی پھوڑے نکلے ہوئے ہیں۔ آپ ذیابیطس کے پرانے مریض ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے ان کے لئے خاص الخاص دعا کے لئے التجا ہے۔ (خاکسار دستگیر انورشین کیمبل پور آمدہ از مغربی افریقہ ربوہ)

(۲) خاکسار اس ماہ میں بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ تمام احباب سلسلہ میری اور نیز دوسرے تمام امتحان دینے والے احمدی طلباء کی کامیابی کے لئے خاص طور سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالحفیظ خان سلطان پورہ لاہور)

(۳) خان قاسم علی خان قادیانی مرحوم و مغفور رامپوری کی دختر نیک اختر صالحہ صدر الجہان بیگم (M.A.) جےوی کلاس کا امتحان دے رہی ہیں احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ان کی شاندار کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (خاکسار اخوند حمید اللہ خان خلزئی)

(۴) میرا چھوٹا بھائی عمر .... ان کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے میرے ننھے بھائی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار فضل الرحمٰن جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

پاکستان کی کامیابیوں نے ناقدوں کو متحیر کر دیا ہے (اسٹیٹ)

لندن ۴ اپریل۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد ۳۰ ماہ کے اندر اس کی کامیابیوں کا جائزہ لیتے ہوئے ہفتہ وار اخبار "اسٹیٹسمین" کے نامہ نگار خصوصی نے ایک مضمون میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی حکومت کی اقتصادی مضبوطی کے متعلق تحریر کیا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت دشوار حالات میں گھرے ہونے کے باوجود حکومت پاکستان کی پہلے ہی سال متوازن بجٹ پیش کرنے کی کامیابی نے نکتہ چینیوں کو محو حیرت کر دیا۔ جو یہ کہا کرتے تھے کہ نئی حکومت کی آمدنی کے وسائل قلیل ہیں۔ اس لئے وہ اقتصادی طور پر چلنے والا نہیں ہے۔ مرکزی حکومت کے دوسرے بجٹ نے جو فاضل بجٹ تھا پاکستان کی اقتصادی مضبوطی کا انہیں یقین دلا دیا۔ (اسٹار)

ٹرینیڈاڈ کے انتخابات میں ہند کے کمشنر کی مداخلت

لندن ۴ اپریل۔ اطلاع مظہر ہے کہ ٹرینیڈاڈ کی حکومت ہندوستانی کمشنر پروفیسر ستیہ ورن کے اس بیان کی تحقیقات کر رہی ہے جو انہوں نے وہاں کے عام انتخابات میں مو شلسٹ امیدواروں کی حمایت کرنے کے لئے کیا ہے۔ لیبر لیڈروں نے شکایت کی ہے کہ مقامی سیاست میں ان کی مداخلت ان کے سفارتی عہدہ کے منافی ہو گی۔ ٹرینیڈاڈ میں ڈیڑھ لاکھ ہندوستانی باشندے ہیں۔ (اسٹار)

ہاتھی پر نشستیں

لندن ۴ اپریل۔ لندن کے چڑیا گھر کا بڑا ہاتھی راجہ اب اپنی پشت پر زیادہ آدمی بٹھا سکے گا۔ چڑیا گھر کے زین ساز چھ نشستوں والی ایک زین بنا رہے ہیں۔ اس سے پیشتر چڑیا گھر کے دوسرے ہاتھیوں کی طرح سے راجہ بھی ایک وقت میں تین بچے لے جاتا تھا۔ (اسٹار)

برطانوی باشندے دگنا پڑھنے لگے

لندن ۴ اپریل۔ برطانیہ کے باشندے اب جنگ سے پیشتر کے مقابلہ میں دگنی کتابیں پڑھ رہے ہیں۔ اس اضافہ کا سبب جنگ کے ایام کو بتایا جا رہا ہے۔ جب کہ دوسری تفریحات نہ ہونے کی وجہ سے [illegible] مطالعہ کی عادت میں اضافہ ہو گیا۔ سائنسی امور کے متعلق کتابوں کی بہت مانگ ہے۔ (اسٹار)

خلیق الزمان آئندہ ہفتہ سرحد جائیں گے

راولپنڈی ۴ اپریل یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق کل پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان اپریل کے دوسرے ہفتہ میں کسی وقت صوبہ سرحد کا دورہ کریں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ان کے دورہ کا مقصد صوبائی مسلم لیگ کے سالانہ انتخابات کی بذات خود نگرانی کرنا ہے۔ (اسٹار)

رنگون کے پناہ گزینوں کو تنبیہہ

رنگون ۴ اپریل۔ رنگون کارپوریشن نے پیڑوں کے نیچے بنی ہوئی جھونپڑیوں اور مکانوں میں رہنے والوں کو اس زمانہ میں چلنے والی ہواؤں، سے متنبہ کیا ہے نوٹس میں کہا گیا ہے کہ اگر آندھی کی وجہ سے کوئی درخت یا اسکی شاخ ٹوٹ کر گری اور اس سے کوئی نقصان پہنچا تو کارپوریشن اس کی ذمہ دار نہ ہو گی۔ باہر سے پناہ گزینوں کے یہاں پہنچنے کے بعد شہر کے پیڑوں کے نیچے بہت سی جھونپڑیاں بنالی گئی ہیں۔ (اسٹار)

فرانسیسیوں نے دستور پارٹی کے لیڈروں کو دورہ پر جانے سے روک دیا

قاہرہ ۴ اپریل ٹونس میں فرانسیسی حکام نے ٹونس کی دستور پارٹی کے لیڈروں کو بیرون ٹونس کے دورہ پر جانے سے روکنے کے لئے سخت قدم اٹھائے ہیں۔ ان کے خلاف مراکش کے امیر عبدالکریم نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے پرزور احتجاج کیا ہے۔

امیر عبدالکریم نے اس حرکت کو انسانی حقوق کے منشور کے منافی قرار دیا ہے اور اقوام متحدہ سے فوری طور پر مداخلت کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ ہنگامے نہ ہونے پائیں۔

اسی قسم کی ایک [illegible] وزارت دستور پارٹی کے نائب صدر مسٹر منجی سلیم سے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل اور عرب حکومتوں کے فرمانرواؤں کو روانہ کی ہے وہ ایک مشن پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔

قاہرہ میں دستور پارٹی کی شاخ نے ایک مینی فسٹو شائع کیا ہے۔ جس میں ٹونس میں بے چینی کی اطلاع دی گئی ہے۔ جو ٹونس کی آزادی کے لئے کام کرنے سے مسٹر بورقیبہ کے حکم کی وجہ سے بڑھتی رہی ہے۔

پارٹی کے مینی فسٹو میں اس حرکت کو فرانس کے ملک کو دو حصوں میں منقسم کرنے کے ارادہ سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ ایک شمالی علاقہ اور دوسرا جنوبی علاقہ نام نہاد فوجی علاقہ (اسٹار)

وھیل مچھلی کم ہوتی جا رہی ہے

لنڈن ۴ اپریل۔ وھیل مچھلی کا شکار کرنے والا برطانوی بیڑہ شکار کے موسم کے خاتمہ پر اب گھر واپس آ رہا ہے۔ وہ اپنے ساتھ ۵ لاکھ بیرل تیل لے کر آ رہا ہے۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ وھیل مچھلی کے غولوں کی تعداد بہت سرعت کے ساتھ کم ہوتی جا رہی ہے۔ سمندر کی اس اہم "فصل" میں ۶ قومیں شریک ہیں گزشتہ ۵ سال سے لگاتار برطانوی شکاریوں کا شکار سب سے بہتر رہا ہے۔ اس موسم میں تقریباً ۳۰۰ جہازوں نے شرکت کی۔ دوسرے پانچ بیڑے ناروے جنوبی افریقہ۔ روس۔ جاپان اور ہالینڈ سے آئے تھے۔ انہوں نے اس سال کا کوٹہ ۸۳ دن میں پکڑ لیا۔ یعنی موسم ختم ہونے سے ۲۳ دن قبل۔ اس سال کل ۱۹۳۰۰۰ بیرل تیل حاصل کیا گیا۔ جس کی قیمت ۲۸۰۰۰۰۰ پونڈ ہوتی ہے (اسٹار)

موسمی کیلنڈر

لنڈن ۴ اپریل۔ شاہی موسمیاتی سوسائٹی کے جائنٹ سیکرٹری پروفیسر [illegible] برڈ کی پیش کردہ تجویز سے اس بات کا امکان ہے کہ بہتر طریقہ سے کام لے کر موسم کے متعلق ایک کیلنڈر تیار کیا جا سکتا ہے لیکن ماحول کی بے ثباتی کی وجہ سے اس قسم کے کیلنڈر میں بڑی بڑی باتیں درج ہوں گی [illegible] کے صدر سر رابرٹ واٹسن واٹ کا بیان ہے کہ آب و ہوا کی آئندہ تبدیلیوں کے متعلق ماہرین موسم دو راؤں میں منقسم ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ آئندہ ۱۰۰ سال میں ماہرین موسم دوسرے بڑے دور کا مطالعہ کر رہے ہوں گے دوسرا خیال یہ ہے کہ اگر موجودہ رجحانات جاری رہے تو برطانیہ میں پھر وہی آب و ہوا واپس آ جائے گی جو آجکل کے مقابلہ میں زیادہ خشک اور زیادہ گرم تھی (اسٹار)

ٹھیلہ پر دنیا کے گرد سفر

کیپ ٹاؤن ۴ اپریل۔ آرینج فری سٹیٹ کے مسٹر ڈبلیو ڈیڈرک دنیا کے گرد ایک ٹھیلہ پر سفر کر رہے ہیں۔ وہ اپنے سفر کے پہلے مرحلہ کے سلسلہ میں یہاں پہنچے ہیں انہیں توقع ہے کہ ان کے سفر میں ۱۲ سال سے ۱۵ سال تک کا عرصہ لگے گا ان کا کہنا ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس کی کوشش کی لیکن کوئی شخص اسے پورا نہیں کر سکا۔ وہ یہاں سے امریکہ جائیں گے۔ جس کے بعد وہ آسٹریلیا ایشیا اور یورپ جائیں گے۔ ان کے ٹھیلہ میں ایک پلنگ ایک خیمہ برتن اور کپڑے ہیں (اسٹار)

ہنگری میں جلاوطن جرمنوں کی واپسی

لنڈن ۳ اپریل۔ ہنگری کی حکومت نے ان جرمن باشندوں کو [illegible] تعداد میں واپس آنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے جنہیں نازی جرمنی کی حمایت کرنے کی بناء پر جنگ کے آخر میں ملک سے نکال دیا گیا تھا۔ مشرقی یورپ سے جرمن اقلیتوں کو نکالنے کی پالیسی کا فیصلہ پوسٹڈم میں کیا گیا تھا۔ وائنا کی ایک اطلاع میں ہنگری کی پالیسی کی دو وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) ماہر کارکنوں اور دستکاروں کی کمی (۲) مشرقی جرمنی کا روسی بلاک میں شامل ہونا۔ آسٹریا میں جرمن باشندوں کے لیڈر۔ کٹر قوم پرست ہیں اور کمیونسٹوں کے مخالف ہیں وہ آسٹریا ہی میں آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہنگری کے بہت سے بے وطن جرمن مغربی جرمنی میں رہتے ہیں (اسٹار)

ہمیں ڈرانے کے لئے ہائیڈروجن بم کی دھمکی دی جا رہی ہے

ماسکو ۴ اپریل۔ ماسکو ریڈیو نے مولیو مولوٹوف کی ایک تقریر نشر کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا کہ استعمار پرستوں کے کیمپ میں ہر نوعیت کے بلیک میلر ہیں۔ ہمیں نام نہاد ہائیڈروجن بم سے ڈرانے کی دھمکی دی۔ جو ابھی تک معرض وجود میں نہیں آیا۔ وہ غالباً یہ بھول گئے ہیں کہ جب وہ ایٹم بم کے راز کو اپنی اجارہ داری میں رکھنے کے لئے مصروف تھے۔ روس نے ایٹم بم کا راز معلوم کر لیا۔ اور اب اسے اچھی طرح ترقی دے دی ہے۔

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا

کراچی ۴ اپریل۔ چانسلر پنجاب یونیورسٹی سردار عبدالرب نشتر نے ڈاکٹر عمر حیات ملک کا استعفیٰ قبول کر لیا ہے۔ آپ کو انڈونیشیا میں سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جب آپ کے تقرر کا اعلان ہوا تھا۔ آپ نے اس وقت اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔

دو ماہ میں تیسرا ایرانی کابینہ

طہران ۳ اپریل ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایران کے نئے وزیر اعظم آقائے علی منصور نے اپنے کابینہ کے اراکین کے نام تاجدار ایران اعلیٰحضرت محمد رضا شاہ پہلوی کو پیش کر دیئے۔

یہ دو ماہ کے عرصہ میں تیسری ایرانی کابینہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم وزیر خزانہ بھی ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ واشنگٹن کے سفیر حسین علی خان وزیر خارجہ بھی ہیں۔